

اللہ ہو

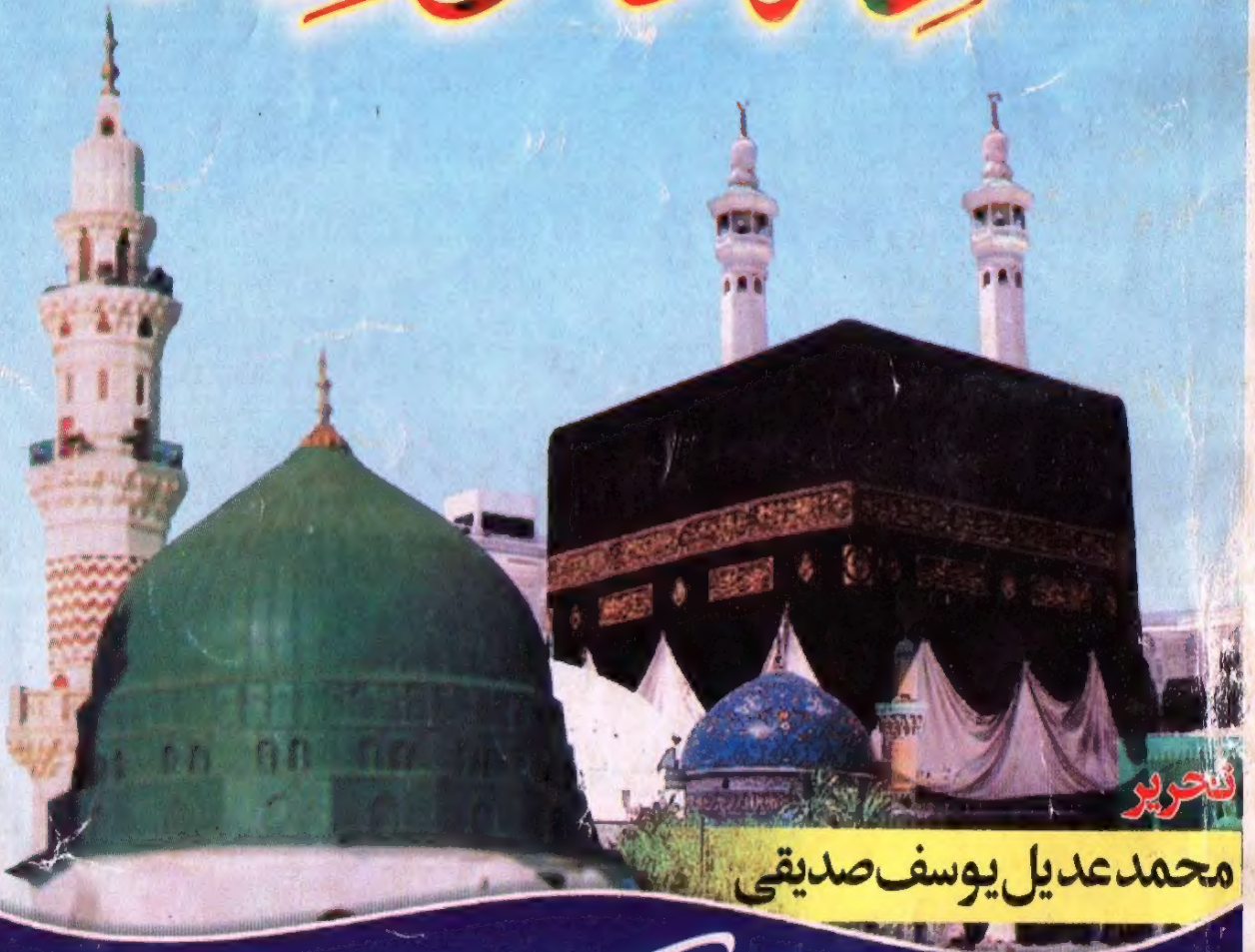
اللہ ہو

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْأَكْبَرُ اللَّهُ تَجْهَرُونَ الْقُلُوبِ

عن الله کے ذکر سے دلوں کو طمینان ملتا ہے (القرآن)

ذکر اور دعوتِ کبر



تحریر

محمد عدیل یوسف صدیقی

صدیق پبلیکیشنز، فیصل آباد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ

اللَّهُمَّ

الْأَبْدِ لِلَّهِ تَطْمِئِنُّ الْقُلُوبُ

سُنُّ لَوْ اللَّهِ كَ ذَكَرَ سَ دُلُوبِ كَوِ اَطْمِئِنَّانِ مَلْتَا هِ (الْقُرْآن)

ذِكْرُ اللَّهِ تَطْمِئِنُّ الْقُلُوبُ

تحریر

محمد عدیل یوسف صدیقی

صدیقیہ پبلیکیشنز، فیصل آباد

ان شاء اللہ

فیضان صدیقی جاری رہے گا

فیضان نظر

اعلیٰ حضرت عالمی مبلغ اسلام

حضرت پیر محمد علاؤ الدین صدیقی صاحب

چانسلر محی الدین اسلامی یونیورسٹی نیریاں شریف آزاد کشمیر
ہانی محی الدین اسلامی میڈیکل کالج میرپور آزاد کشمیر

نام کتاب ذکر اور دعوت فکر

نظر ثانی استاذ العلماء علامہ خواجہ وحید احمد قادری صاحب

تحریر حافظ محمد عدیل یوسف صدیقی

تعداد ایک ہزار

اشاعت اول رمضان المبارک 2007ء

ملنے کا پتہ

فاروق سلک سنٹر

جامعہ گلی نمبر 3 دکان نمبر 13 صابر کلاتھ مارکیٹ کچہری بازار فیصل آباد

فون: 041-2618967 موبائل: 0321-7611417

انتساب

میں اپنی اس سعی کو
اپنے قابلِ احترام استاذِ محترم محسنِ اہلسنت استاذ العلماء
عاشقِ رسول حضرت علامہ

حافظ محمد قطب الدین سیالوی صاحب

اور ذی وقار پیکرِ اخلاص بھائی جان

محترم و مکرم

ڈاکٹر امتیاز احمد شیخ صاحب

جن کی سرپرستی اور کمالِ محبت

دینِ متین کی لگن اور استقامت کا سبب ہے کے

نام کرتا ہوں

محمد عدیل یوسف صدیقی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

﴿حرفِ اوّلین﴾

روح نے جب لباسِ انسان پہنا تو ایک نئے سفر کا آغاز ہوا اس مسافر انسان کے سفر کے اختتام کا وقت کسی کے علم میں نہیں۔ حکم الہی آئے اور اس فانی جہان سے انسان کی روح پرواز کر جائے۔ زندگی کا یہ سفر جس میں نشیب و فراز، دکھ سکھ، غمی خوشی، تنگدستی خوشحالی، بچپن، جوانی، بڑھاپا شامل ہیں۔

ہر کیفیت سے آشنا انسان بے چین ہو یا پرسکون، صاحبِ اقتدار ہو یا عوام، کسی فیکٹری کا مالک ہو یا فیکٹری کا مزدور، دکاندار ہو یا ملازم، سراپا شفقت ماں ہو یا سایہ دار درخت باپ، جو پیدا ہوا اسے ذائقہ موت چکھنا ہے۔

جب ہر صورت مرنا لازم ٹھہرا تو پھر مسافر کیلئے دنیا کی رنگینی، فانی پرکشش اشیاء کی طرف راغب ہو کر موت کو بھولنا کس لئے؟

یقیناً دانا انسان وہی ہے جو زندگی کے ہر لمحے کی قدر کرتے ہوئے قبر کی روشنی، حشر میں نجات کا سامان بنانے کیلئے سعی جمیل کرے۔

مگر افسوس یہ بے چارہ انسان اس دنیا میں جس دنیا کی قدر و قیمت بارگاہ رب العالمین میں ایک مجھر کے پر کے برابر بھی نہیں، مستقل خواہشات، مال کی کثرت، اقتدار، کوٹھی، بنگلہ، گاڑی، جھوٹ، دھوکہ، حق تلفی، والدین کی نافرمانی، قول و فعل کا تضاد لئے ہوئے مغربی تہذیب پر عمل پیرا ہو کر لازوال دولت ”سکون“ کے حصول کی ناکام کوشش کرنے میں مصروفِ عمل ہے۔ اس کے

باوجود پریشانی، دکھ، بے سکونی کا اظہار ہماری پہچان بن چکا ہے۔

ذرا تفکر کریں!

کیا مغربی تہذیب، مادیت کی یلغار، فحاشی، عریانی کا تیز ترین سیلاب اور خواتین اسلام کا بے پردہ بازاروں میں بے خوف و خطر گھومنا، دینِ مبین سے دوری ہمیں سکون سے مالا مال کر سکتے ہیں، ہرگز نہیں!

لازوال دولت سکون حاصل کرنے کیلئے اس دنیا کو دارالعمل سمجھ کر فکرِ آخرت کو سرمایہ سمجھ کر تمام گناہوں سے بچ کر دلوں کے سکون کا جو نسخہ کیمیا قرآن حکیم نے ہمیں عطا فرمایا ہے اسی پر عمل کرنے میں نجات ہے۔ سکون و اطمینان ہے، بے قرار دلوں کا چین ہے، تفکراتِ دنیا و آخرت سے امان ہے، وہ یہ ضابطہ قرآن ہے۔

الْأَبْدَانُ لِلَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ ۝

”سن لو! اللہ تعالیٰ کے ذکر سے دلوں کا اطمینان ملتا ہے۔“

جی ہاں دوستو! میرے مرشد کریم پیکرِ شفقت و محبت سفیرِ عشق رسول حضرت قبلہ پیر محمد علاؤ الدین صدیقی صاحب چانسلر محی الدین اسلامی یونیورسٹی نیریاں شریف آزاد کشمیر ہر مہینے کی پہلی اتوار بعد نماز عصر تا عشاء آستانہ مبارک مری روڈ ڈھوک کشمیریاں راولپنڈی میں ماہانہ محفلِ ذکر میں حاضرین کے پچھلے گناہوں کی بخشش کا سامان آئندہ ذکر میں غفلت سے بچنے کیلئے مؤثر خطبہ ارشاد فرما کر لذتِ ذکر اور تسکین کی دولت سے بہرہ مند کرتے ہیں۔ حضور قبلہ عالم دامت برکاتہم العالیہ ہر دوست کو ذکر کی تلقین فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ کا ذکر اتنا کرو کہ ذکر کرتے کرتے وصل کی منزل پر پہنچ جاؤ۔ ایک وقت ایسا آتا ہے ذا کر خود مذکور ہو جاتا ہے یعنی اللہ پاک اپنے بندے کا ذکر شروع

فرمادیتا ہے۔ آپ تاریخ کا مطالعہ کریں کہ جس جس خوش بخت نے اللہ کے ذکر سے تعلق جوڑا انہوں نے ذائقہ موت تو ضرور چکھا۔ دنیا والوں کی نگاہوں سے اوجھل ہوئے مگر وہ مرے نہیں بلکہ اللہ کریم نے انہیں ہمیشہ کی زندگی کی نعمت عطا فرمادی ہے۔ اللہ پاک نے ان نفوس قدسیہ سے فاذا کرونی اذکر کم کا وعدہ پورا فرمایا ہے۔

اس خوبصورت اور عظیم منصب کے حصول کیلئے کسی ایک راہنما، کیفیت وصل سے آشنا مرد کامل کا دامن تھا مننا ضروری ہے تاکہ سفر کے دوران راستے کے جتنے کٹھن مرحلے ہوں وہ نگاہِ مرشد سے آسان ہوتے جائیں اور وصل کی منزل نصیب ہو جائے۔

نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں
جس طرح تمام علوم کے حصول کیلئے استاد کی اہمیت مسلم ہے اس طرح روحانی علوم کا حصول بھی استاد یا مرشد کامل کے بغیر ممکن نہیں۔ ہر دور میں ایسی مبارک اور سعید ہستیاں موجود رہی ہیں جن کی قربت میں انسان سکون اور اطمینان قلب حاصل کرتا رہا ہے۔

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اس دور میں مرد کامل اللہ والے ملنا مشکل ہیں۔
ان کیلئے آسانی یہ ہے کہ

حضور نبی مکرم شفیع معظم ﷺ کا ارشاد مقدس ہے ”اللہ تعالیٰ کا ولی وہ ہوتا ہے جس کو دیکھنے کے بعد اللہ یاد آ جائے۔“ طلبِ صادق اور جستجو رکھنے والے کو منزل مل ہی جایا کرتی ہے۔

حقیقت میں انسان بھول بیٹھا ہے کہ اس کی زندگی کا مقصد صرف حصولِ رزق کیلئے ہی کوشاں رہنا نہیں بلکہ ذکر کے ذریعہ رزاقِ عالم جل جلالہ کا

قرب اور وصل ہے۔

حضرت مرشد کریم دامت برکاتہم العالیہ کے فیضانِ نظر سے ذکر کی برکات، ذکر الہی کے ذریعہ قرب کی منزل ملنے کا جو حسین ضابطہ ملا جی چاہا کہ حضور پر نور نبی کریم ﷺ کا ہر ہر امتی زندگی کے اس کمال سے آشنا ہو جائے، ہر زبان ذکر میں تر ہو جائے، ہر دل میں دلدار بسنے لگے۔

اس لئے قرآن کریم اور حدیث مبارکہ کے نور سے کچھ ذکر کی تلقین، برکات کو جمع کرنے کی سعی جمیل کی ہے۔

آخر میں درخواست گزار ہوں اس کتابچے کو پڑھنے کے بعد میرے والدین مرحومین اور جملہ امت مسلمہ کے لئے اول و آخر درود شریف سورۃ فاتحہ سورۃ اخلاص ۳ مرتبہ پڑھ کر ایصالِ ثواب کر کے عند اللہ اجر عظیم حاصل کریں۔

محتاج دعا!

محمد عدیل یوسف صدیقی

ادنیٰ خادم

انجمن محی الاسلام صدیقیہ فیصل آباد

0321-7611417

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

الصلوة والسلام عليك يا سيدى يا رسول الله

اللہ پاک کی حمد و ثناء کیلئے..... اظہارِ شانِ مصطفیٰ ﷺ کیلئے..... قرب الہ کیلئے..... انسانی زندگی کی بقاء کیلئے..... روحانی و جسمانی شفا کیلئے..... دافعِ بلا کیلئے..... نیکی و بدی کی اطلاع کیلئے..... ضابطہٴ دعا کیلئے..... حصولِ صدق و صفا کیلئے..... مالک کی ذات سے وفا کیلئے..... مومن کو خزانوں کی عطا کیلئے..... رضائے خدا کیلئے..... رضائے مصطفیٰ ﷺ کیلئے..... قرآن حکیم نسخہٴ کیمیا ہے۔

قرآن حکیم میں جہاں ہر حکم موجود ہے وہاں قرآن حکیم میں اللہ کے ذکر کی برکات، تلقین، ترغیب کے بارے کثیر آیات موجود ہیں۔ یہ وہ لاریب کتاب ہے جس کے دیکھنے پر اجر، سننے پر اجر، پڑھنے پر اجر، سمجھ کر عمل کرنے پر اجر، اس کی تبلیغ پر اجر، یقیناً یہ بندگانِ خدا کیلئے کتابِ ہدایت ہے۔ اللہ رب العالمین نے قرآن حکیم میں ہمیں مقصدِ حیات جو عطا کیا ہے وہ یہی ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ سے شدید محبت کرے۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ - (البقرہ)

”اور جو لوگ ایمان لا چکے ہیں وہ سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والے ہیں۔“

اور جو کوئی اللہ تعالیٰ سے محبت کرے تو اسے بھولنے کا تصور ختم ہو جائے گا۔ رب کا دائمی ذکر نصیب ہوگا جو شخص جس سے محبت کرتا ہے اس کا ذکر کثرت سے کرتا ہے:

من احب شینا اکثر ذکرہ۔ (حدیث پاک)

جب بندہ محبت سے اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہو جاتا ہے تو اللہ

کریم بھی اپنے بندے کو یاد رکھتا ہے قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

فَاذْكُرُونِي اذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُون

(پ ۲ سورۃ البقرہ: ۱۵۲)

”سو تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا اور میرا شکر ادا

کرتے رہو اور میری ناشکری نہ کرو۔“

کیا اس سے بڑھ کر بھی بندہ کی کوئی عزت افزائی ہو سکتی ہے کہ اس کا

خالق و مالک اس کو اپنی یاد سے سرفراز فرما دے۔ ایک حدیث قدسی پڑھنے کے

بعد اپنے رب کریم کی بندہ نوازی کا اندازہ ہوتا ہے:

”میرا بندہ جیسے مجھ سے گمان رکھتا ہے ویسا ہی میں اس کے

ساتھ برتاؤ کرتا ہوں اگر وہ مجھے دل میں یاد کرے میں بھی

اُسے ایسے ہی یاد کرتا ہوں اور اگر مجمع عام میں یاد کرے تو میں

اس سے بہتر مجمع میں یاد کرتا ہوں اگر وہ ایک بالشت میرے

نزدیک ہو تو میں ایک ہاتھ اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں۔ اگر

وہ ایک ہاتھ میرے نزدیک ہو تو میں ایک قدم اس کے قریب

ہو جاتا ہوں اگر وہ چل کر میری طرف آئے تو میں دوڑ کر اس

کی طرف جاتا ہوں۔“ (بخاری و مسلم، ضیاء القرآن)

دوستو! مسلمان بھائیو! کبھی ذکر زبان سے ہوتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی حمد

و ثناء کرنا تسبیح کرنا قرآن مجید کی تلاوت کرنا، وعظ اور نصیحت کرنا اور کبھی ذکر دل

سے ہوتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کے دلائل پر غور و فکر کرنا۔ (علامہ

جصاص نے لکھا ہے کہ یہ ذکر کی سب سے افضل قسم ہے، احکام القرآن جلد اول صفحہ ۱۹۳)

اللہ تعالیٰ کے احکام بجالانے کے طریقوں پر غور کرنا اور اللہ تعالیٰ کی

مخلوق کے اسرار پر غور کرنا اور کبھی اعضاء سے ذکر ہوتا ہے جیسے اپنے جسم کے تمام اعضاء کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں صرف کرنا۔

عام مومنین کا ذکر زبان سے کرنا ہے خواص مومنین اور عارفین ذکر دل کے ساتھ کرتے ہیں ان کے دل میں ہر وقت صرف اللہ تعالیٰ کی یاد رہتی ہے اور وہ اپنے دل میں غیر کا خیال نہیں آنے دیتے۔ ذکر کا اصلی معنی ہے یاد کرنا۔ قرآن حکیم میں ہے:

و اذکر ربك اذا نسيت۔ (الکہف)

”جب آپ بھول جائیں تو اپنے رب کو یاد کیجئے۔“

زبان سے ذکر کو بھی اس لئے ذکر کہتے ہیں کہ زبان دل کی ترجمان ہے تاہم بغیر حضور قلب کے فقط زبان سے ذکر کرنا بھی فائدہ سے خالی نہیں۔ ابو عثمان سے کسی نے شکایت کی کہ ہم زبان سے ذکر کرتے ہیں مگر دل میں اس کی حلاوت محسوس نہیں کرتے انہوں نے کہا کہ اس پر بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو کہ اس نے کم از کم تمہارے ایک عضو کو تو اپنی طاعت میں لگا لیا ہے۔

ابو عثمان نے کہا! میں اس وقت کو جانتا ہوں جب اللہ تعالیٰ مجھے یاد کرتا ہے پوچھا وہ وقت کونسا وقت ہے کہا جب میں اسے یاد کرتا ہوں۔

حق تو یہ تھا کہ ہم اس کو یاد کرتے رہتے اور وہ توجہ نہ فرماتا کیونکہ ہم بندے ہیں اور وہ مولا ہے ہم حاجت مند ہیں اور وہ بے نیاز ہے لیکن یہ اس کا کرم ہے کہ اس نے بندہ اور مولیٰ سے قطع نظر فرما کر مساوی سلوک کی دعوت دی۔ آؤ تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔

لیکن ہم اپنے رب کے ساتھ مساوی سلوک پر بھی تیار نہیں، ہم اس کو یاد نہیں کرتے اور چاہتے یہ ہیں کہ وہ ہمیں یاد رکھے ہماری ہر ضرورت پوری

کر کے ہماری ہر دعا قبول کرے۔ (تبیان القرآن ج ۱ ص ۴۲۲)

قرآن حکیم کی مندرجہ بالا آیت اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ رب العالمین اپنے بندوں پر حضور تاجدار مدینہ منیٰ ﷺ کے امتیوں پر انتہائی مہربان اور کرم فرما ہے اسی بنا پر آج تک تمام اولیاء اللہ ذکر کے ذریعہ بارگاہ کبریائی تک رسائی حاصل کرتے چلے آ رہے ہیں۔

دوستو! مسلمان بھائیو!

ہم اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اور اللہ پاک نے اپنے بندوں کو جو احکامات فرمائے ہیں۔ ان پر عمل کرنے والا ہی یقیناً کامیاب ہے اور احکامات سے منہ موڑنے والا کب کامیاب ہو سکتا ہے۔ اللہ پاک قرآن مجید میں اپنے ان بندوں سے ارشاد فرماتا ہے جو صاحب ایمان ہیں۔ یوں بندے تو سارے اسی کے ہیں مگر ان خوش بخت افراد سے اللہ تعالیٰ نے خطاب فرمایا ہے جن کو ایمان کی دولت مل چکی ہے۔

یا ایہا الذین امنوا ذکرُوا اللہَ ذِکْراً کَثِیراً وَ سَجُوداً بَکَرَةً وَاصِیلاً۔ (الاحزاب: ۴۱-۴۲)

”اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح بیان کرو۔“

اللہ رب العالمین کثرت سے ذکر کرنے کا حکم فرما رہا ہے اور کثرت سے ذکر کرنے کا مفہوم مفسر قرآن علامہ قرطبی رحمہ اللہ اپنی تفسیر میں یہ لکھتے ہیں:

ذکر کثیر اس قلبی ذکر کو کہتے ہیں جو اخلاص و للہیت سے جاری ہو اور ذکر قلیل اس ذکر کو کہتے ہیں جو زبان سے ہو اور نفاق سے آلودہ ہو۔

حضرت علامہ مجاہد نے کہا اس وقت تک کسی کا کثرت سے ذکر کرنے

والوں میں شمار نہیں ہوگا۔ جب تک وہ کھڑے ہوتے بیٹھے ہوئے اور لیٹے ہوئے ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا نہ ہو۔ (تبیان القرآن ج ۹ ص ۴۵)
پنجابی مقولہ مشہور ہے:

ہتھ کار دل یار دل

ہر لمحہ ذکر میں گزارنا ہی کثرت ذکر کا مفہوم ہے۔ اور یقیناً اسی میں اللہ تعالیٰ کے حکم کی بجا آوری ہے اور شان بندگی ہے۔

انسان معاملات دنیا طے کرتے ہوئے یہ خیال پختہ رکھے کہ رب ہی مجھے ہر عمل صالح کی توفیق اور ہمت عطا فرما رہا ہے۔ یہ بھی تو ذکر ہے کھانا کھاتے ہوئے تصور یہ رہے مجھے اللہ کھلا رہا ہے۔ مختصر یہ کہ اپنی نفی کر کے اسی کی یاد کا دل میں بسیرا اور اس کا ڈیرہ ہو جائے تو زندگی ساری بندگی سے مزین نظر آئے گی اور یہ فلاح و کامرانی کا زینہ ہے۔

قرآن حکیم میں ارشاد ہوتا ہے:

واذکرو اللہ کثیر العلکم تفلحون۔ (سورۃ جمعہ: ۱۰)

”اور اللہ کا بہت زیادہ ذکر کرو تا کہ تم کامیابی حاصل کرو۔“

آیت مبارکہ میں کامیابی کی ضمانت اللہ تعالیٰ کا بہت ذکر کرنے میں بتائی گئی ہے۔ اس دنیا کی کامیابی اور عزت و عظمت کے حصول کیلئے ہم کتنی محنت، جستجو کرتے ہیں۔ اس کا اندازہ ہر شخص خود کر سکتا ہے لیکن ابدی حیات اور اخروی نجات کیلئے اور بارگاہ رب العالمین میں صرف وہی لوگ کامیاب ہو سکتے ہیں جو اس جہاں میں مالک کل جہاں کا ذکر بہت زیادہ کرنے والے ہوں گے۔ اے اللہ! ہم عاجز مسکین بندوں کو اپنے ذکر کی توفیق عطا فرما کہ کامیاب بندوں میں ہمارا شمار فرما دے۔ آمین

قرآن حکیم میں ایک اور مقام پر ایمان والوں کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے

خطاب فرمایا!

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَلْهَكُمُ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ
عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ ۚ وَ مَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ
الْخٰسِرُونَ ۝ (سورة المنافقون: ۹)

”اے ایمان والو! تمہارے اموال اور تمہاری اولاد تم کو اللہ
کے ذکر سے غافل نہ کر دیں اور جس نے ایسا کیا تو وہی
لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔“

ہمارے معاشرے میں ہر ایک یہی چاہتا ہے مال بھی ہو اور کوٹھی بھی
ہو، گاڑی بھی ہو، ہمارا اور ہماری اولاد کا بہترین سٹیٹس بھی ہو جو باپ اپنی اولاد
کیلئے دن رات خون پسینہ یکجا کر کے اس کی بہتر تعلیم و تربیت کرتا ہے اگر تو اس
کی اولاد نیک صالح ہو، ذاکر ہو، متقی ہو اور والدین کو بھی ذکر کی دولت میسر
آچکے ہو تو سونے پر سہاگہ ہے اور اگر مال کی محبت اور اولاد کی محبت ہی ہر چیز پر
غالب آجائے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر سے رشتہ ٹوٹا نظر آئے تو نقصان ہی نقصان
ہے۔ اپنے بندوں پر مہربانی فرماتے ہوئے قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے واضح
فرمادیا ہے کہ مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غفلت میں نہ ڈال
دیں اور اگر ایسا ہو گیا تو پہلے سے باخبر ہو جاؤ کہ تم فلاح والے نہیں بلکہ نقصان
والے ہو گے اور نقصان اٹھانے کیلئے تو کوئی بھی تیار نہیں ہو سکتا اس لئے ذکر ہی
مال اور اولاد میں برکت کا سبب ہے جسے ذکر مل گیا اسے دونوں جہاں میں
کامیابی کا زینہ مل گیا وہ ہر نقصان سے محفوظ ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے متعلق
چند آیات اور درج کی جاتی ہیں تاکہ اندازہ ہو سکے۔ عظمت ذکر، برکت ذکر،

کس قدر ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے:

وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ (سورة العنکبوت: ۴۵)

”اور اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت بڑا ہے۔“

وَالَّذِكْرُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَالذِّكْرُ لَا أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً

وَأَجْرًا عَظِيمًا (سورة الاحزاب: ۳۵)

”اور اللہ کا بہ کثرت ذکر کرنے والے مرد اور بہ کثرت ذکر

کرنے والی عورتیں اللہ نے ان سب کے لئے مغفرت اور

اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔“

وَاذْكُرْ رَبَّكَ كَثِيرًا وَسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْأُبْحَارِ۔

(سورة آل عمران)

”اور اپنے رب کا بہ کثرت ذکر کرو اور اس کی پاکیزگی شام

کو اور صبح کے وقت بیان کرو۔“

أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ

(سورة الحديد: ۱۶)

”کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا اہل ایمان کیلئے کہ جھک جائیں

ان کے دل یادِ الہی کیلئے۔“

رِجَالٌ لَا تُلْهِهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ

(سورة النور: ۳۷)

”وہ مرد جن کو تجارت اور خرید و فروخت اللہ تعالیٰ کے ذکر

سے غافل نہیں کرتی۔“

وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً

(سورة الاعراف: ۲۰۵)

”آپ چپکے چپکے اور گڑگڑا کر اپنے دل میں اپنے رب کا ذکر کیجئے۔“

برادرانِ گرامی قدر! قرآن حکیم کی چند آیات مبارکہ ذکر کی تلقین کے حوالہ سے آپ نے ملاحظہ فرمائی ہیں یوں تو ہماری لئے ایک آیت بھی تسلیم و رضا کا پیکر بن کر عمل پیرا ہو جانے کیلئے کافی ہے مگر زیادہ مرتبہ ایک حکم جاری کرنے سے یہ اندازہ ہو جاتا ہے کہ یقیناً اس پر عمل کے بغیر کوئی چارہ ہی نہیں بلکہ نجات اور کوئی سہارا ہی نہیں اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے بغیر گزارہ ہی نہیں۔

قرآن حکیم میں ارشاد ہوتا ہے:

وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ
يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَعْمَى۔ (سورة طه: ۱۲۴)

”اور جس نے میری یاد سے منہ پھیرا تو بیشک اس کیلئے تنگ زندگان ہے اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے“
وَمَنْ يُعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا
(سورة الجن: ۱۷)

”اور جو اپنے رب کی یاد سے منہ پھیرے وہ اسے چڑھتے عذاب میں ڈالے گا۔“ (کنز الایمان)

اب ہم یہ جان چکے کہ ذکر کرنے کی برکات اور نہ کرنے پر کس قدر عتاب ہے اس لئے مکمل توجہ کے ساتھ کسی صاحبِ نظر اللہ والے کی توجہ لیکر اس فانی دنیا میں رہ کر ذکر کی لذت اور کمالِ زندگی حاصل کرنے کی سعی جمیل کر ہی لینی چاہئے۔

برادران اسلام! قرآن حکیم سے نور اور رحمت و برکت حاصل کرنے کے بعد اب کائنات ارض و سماوی کی اس مقدس اور عظیم ہستی جس پر قرآن حکیم اترا جن کے وجود مبارک کی بدولت یہ کائنات تخلیق ہوئی جو رحمۃ اللعالمین بن کر، شفیع المذنبین بن کر، نور ہدایت بن کر، اولین و آخرین کے امام بن کر، کائنات کی جان بن کر، حق کا پیغام بن کر، رب کی برہان بن کر، اللہ کے محبوب زیشان بن کر، اپنی امت کی نجات کا سامان بن کر، توحید کا عنوان بن کر اس دنیا میں تشریف لائے آپ حضور پر نور ﷺ کی معطر معبر، معتبر، متبرک احادیث شریفہ سے نور اور رحمت و برکت حاصل کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

ذکر سے زندگی:

عام خیال کے مطابق اس جہاں میں سانس لینا، کھانا، پینا، سونا، جاگنا یا پھر معاملات زندگی کو بڑھ چڑھ کر طے کرنا ہی زندگی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ لیکن حقیقی زندگی ذکر کرنے والے کو نصیب ہوتی ہے، وہ کھانا پینا، سونا جاگنا، تمام معاملات کو طے بھی کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر سے دل کی دنیا کو آباد رکھتا ہے اور یہ ہی زندگی ہے۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا! اپنے رب کا ذکر کرنے والے اور نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ (دلوں) کی سی ہے۔

دوستو مسلمان بھائیو! ساری بات دل کی ہے، اگر دل زندہ ہے تو زندگی ہے اور دل مردہ ہے تو سانس لیتے بھی انسان مردہ ہے، بارگاہ رب العالمین میں دل ہی کی اہمیت باقی جسم پر فضیلت رکھتی ہے حدیث مبارک میں ہے: ”مومن کا دل اللہ تعالیٰ کا عرش ہوتا ہے۔“

ایک اور حدیث پاک میں ارشاد ہوتا ہے ”میں زمین اور آسمان میں نہیں سما سکتا لیکن اپنے بندہ مومن کے دل میں سما سکتا ہوں۔“
جسم کے اندر دل کی اہمیت اس حدیث پاک سے اور بھی واضح ہو جاتی ہے۔ حضور پر نور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: انسان کے جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے وہ ٹھیک ہو جائے تو سارا جسم ٹھیک ہو جاتا ہے اور اگر وہ خراب ہو جائے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے۔ خوب سمجھ لو وہ دل ہے۔

یقیناً اسی لئے سلسلہ نقشبندیہ میں ذکر خفی پر زور دیا جاتا ہے۔ ذکر خفی دل کا ذکر ہے۔ میں نے اکثر اپنے مرشد کریم اعلیٰ حضرت پیر محمد علاؤ الدین صدیقی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کو ذکر جلی کے ساتھ ساتھ اپنے مریدین کو سانس آئے تو اللہ اور واپس جائے تو ہو کی ضرب دل پر لگانے کا سبق ارشاد فرماتے ہوئے دیکھا ہے۔

اللہ کریم ہم سب کو دل زندہ کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

دل کی چمک:

ہمیں انسانی جسم میں صرف دل کی اہمیت ہی نہیں بتائی گئی بلکہ اس کی صفائی کا سلیقہ بھی بتایا گیا ہے۔ اہل اللہ نے بھی دل کی صفائی پر اس کی حفاظت پر اس کی طہارت پر خوب زور دیا ہے۔ ایک انسان کا دل ہی ہے جس پر اللہ کریم بھی اپنی نگاہِ رحمت فرماتا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

ان الله لا ينظر الى صوركم ولا الى اجسامكم ولكن
ينظر الى قلوبكم۔ (مسلم شریف)

”اللہ پاک نہ تمہاری صورتیں دیکھتا ہے اور نہ تمہارے جسم

دیکھتا ہے بلکہ وہ تمہارے دل دیکھتا ہے۔“
 دل کی صفائی اور چمک کیلئے ایک آسان طریقہ جو ہمیں ہمارے محبوب
 نبی رحمت عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لِكُلِّ شَيْءٍ صَقَالَةٌ وَصَقَالَةُ الْقُلُوبِ ذِكْرُ اللَّهِ
 ”ہر چیز کی پالش ہوتی ہے اور دل کی پالش اللہ کا ذکر ہے۔“
 ان لكل شيء جلاء وان جلاء القلوب ذكر الله۔

(شعب الایمان ج ۱ ص ۳۹۶)

”ہر چیز کی جلا اور چمک ہے اور دل کی جلا اور چمک دمک
 اللہ کا ذکر ہے۔“

آئیے! اس دل کی صفائی کا انتظام کریں اور ذکر سے اس کی چمک
 دمک بنائیں تاکہ ہم طہارت کے ساتھ ساتھ فرش دل بھنائیں اور دل کا دلدار
 اس میں بسیرا کرے۔ آمین

عذاب قبر سے نجات:

شاید یہ بات ہم بھول چکے ہیں کہ موت ایک اٹل حقیقت ہے اور
 مرنے کے بعد قبر کی تنہائی میں داخل ہونا ہے جہاں کوئی ساتھ نہیں ہوگا اور قبر
 کے سوالات کے جوابات دینا بھی لازمی امر ہے۔

ہم اس قدر بے خوف کیوں ہو گئے ہیں کہ ہمیں قبر کی روشنی کا سامان
 تیار کرنے کی فکر نہ ہونے کے برابر ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد مقدس ہے: قبر یا تو جنت کے باغوں
 میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔ اس لئے
 قبر کے حالات سے آنے والے قیامت کے حالات کا پتہ چل جائے گا آئندہ

کیا حال ہوگا۔

خلیفہ سوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جب بھی قبر کے نزدیک کھڑے ہوتے تو اتنے روتے کہ آپ کی داڑھی مبارک آنسوؤں سے تر ہو جاتی۔ آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ آپ جنت اور دوزخ کے ذکر سے نہیں روتے اور قبر کے پاس آ کر روتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟

آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے اگر اس سے کسی نے نجات حاصل کر لی تو اس کیلئے بعد والی منازل آسان ہو جائیں گی۔ اور اگر اس سے ہی نجات نہ حاصل ہو سکی تو بعد کی منازل اس پر سخت ہو جائیں گی۔

آپ رضی اللہ عنہ نے کہا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے کوئی منظر پریشان کن گھبراہٹ میں مبتلا کرنے والا سوائے قبر کے نہیں دیکھا، یعنی تمام مناظر سے خوفناک منظر قبر کا ہے۔

دوستو مسلمان بھائیو! حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ سے ہیں یعنی ان دس میں سے جن کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دنیا میں ہی جنت کی بشارت دے دی ہے! لیکن پھر بھی آپ رضی اللہ عنہ کا قبر کے خوف سے رونا اس بات کی دلیل ہے کہ کوئی شخص اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ سے بے نیاز نہ سمجھے اور اللہ پاک کی گرفت سے ڈرتا رہے اور دوسرے لوگوں کے لئے تعلیم کا سبب بھی ہو سکتا ہے کہ میں اتنی شان کا مالک ہونے کے باوجود عذاب قبر سے بے خوف نہیں ہوں تو تمہیں بھی ہر وقت ڈرتے رہنا چاہئے۔

عذاب قبر سے محفوظ رہنے کیلئے نجات حاصل کرنے کیلئے ہم غریبوں کے آقا امام الانبیاء حضور نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم نے امت پر کرم فرماتے ہوئے آسان

نسخہ بتلایا ارشاد مصطفیٰ ﷺ ہے:

”حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے بڑھ کر عذابِ قبر

سے نجات دلانے والا انسان کا کوئی عمل نہیں۔ (مسند الامام احمد)

اس حدیث پاک کو پڑھنے کے بعد ایک لمحہ بھی ضائع کئے بغیر عذاب

قبر سے نجات کیلئے ذکر الہی کیجئے۔ اللہ کریم تمام مسلمانوں کو اپنے محبوب مکرم

ﷺ کی رحمت کا صدقہ قبر کے عذاب سے محفوظ فرمائے۔ آمین

صالح اعمال میں افضل عمل:

یوں تو ہر نیک صالح عمل کے کرنے سے اجر و ثواب ملتا ہے۔ رب

خوش ہوتا ہے نبی پاک ﷺ کی رحمت میسر آتی ہے۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ،

صدقات، خیرات، یتیم پروری، خیر خواہی، تلاوت، ریاضت، عبادت حکم الہی اور

اتباع رسول ﷺ میں زندگی گزارنا بلاشبہ نجات کی ضمانت ہے۔ ہر صالح عمل کا

درجہ ہے مگر اللہ کے ذکر کا درجہ تمام اعمال سے افضل و اعلیٰ ہے۔

”حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ

نے فرمایا کیا میں تمہیں تمہارے اعمال میں سے سب سے

اچھا ایسا عمل نہ بتاؤں جو تمہارے مالک کے ہاں بہتر اور

پاکیزہ ہے تمہارے درجات میں سب سے بلند ہے،

تمہارے سونے اور چاندی کی خیرات سے بھی افضل ہے

اور تمہارے دشمن کا سامنا کرنے یعنی جہاد سے بھی بہتر ہے

یہاں تک کہ تم انہیں قتل کرو اور وہ تمہیں قتل کریں۔ صحابہ

کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا

وہ عمل اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔“ (رواہ ترمذی وابن ماجہ)

ایک اور حدیث ملاحظہ فرمائیں:

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سے لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں درجہ میں افضل ہوں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنیوالے سے بھی زیادہ افضل ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ہاں) اگر کوئی شخص اپنی تلوار کافروں اور مشرکوں پر اس قدر چلائے کہ وہ ٹوٹ جائے اور خون آلود ہو جائے پھر بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے اس سے ایک درجہ افضل ہیں۔“ (رواہ ترمذی و احمد)

عبادتوں میں زیادہ اجر:

انسان کو اللہ رب العالمین نے اپنی عبادت کیلئے پیدا فرمایا۔ قرآن حکیم

میں ارشاد ہوتا ہے:

وما خلقت الجن والانس الا ليعبدون۔

”اور ہم نے جن و انسان کو اپنی عبادت کیلئے تخلیق کیا ہے۔“

خوش نصیب افراد اس فریضہ بندگی کو انہماک کے ساتھ ادا کرتے ہیں

اور کامیاب لوگوں میں شامل ہو جاتے ہیں۔ ہر ہر عبادت کا اجر ہے لیکن ہر

عبادت کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ملتا ہے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ حضور پر نور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کس جہاد کا سب سے زیادہ اجر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس بندے کا جہاد جو سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا ہے۔

اس نے سوال کیا! کس روزہ دار کا اجر سب سے زیادہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! ان میں سے سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کا! پھر حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے نماز، زکوٰۃ، حج اور صدقہ کا ذکر کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ان عبادتوں میں اس کا اجر سب سے زیادہ اُسے ہوگا جو اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ ذکر کرنے والا ہوگا۔

(یہ سن کر) تاجدار صداقت سالارِ نقشبند کشتہ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم جناب سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کہا اے ابو حفص! ذکر کرنے والے تمام بھلائی لے گئے؟ تو حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں ابو بکر تو سچ کہہ رہا ہے۔ (رواہ احمد والطرابی)

ذاکر مسکراتے ہوئے جنت میں:

جنت آخری منزل ہے جس کی طلب ہر صاحبِ ایمان رکھتا ہے جنت کے حصول کیلئے اپنی زندگی خوفِ خدا، ذکرِ الہی اور محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں بسر کرنا، ہر دم یادِ الہی میں بسر کرنا مومن کی شان ہے۔ جنت کی قدر و منزلت کا اندازہ کوئی نہیں کر سکتا جنت کی عظمت و کرامت کے متعلق ایک حدیث پاک ملاحظہ کیجئے۔

امام بخاری روایت کرتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے میں نے اپنے نیک بندوں کیلئے وہ چیزیں تیار کی ہیں جن کو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا نہ کسی کان نے سنا ہے نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال آیا ہے اور اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ:

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ ۖ

”سو کسی کو معلوم نہیں کہ ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کیلئے کیا

چیز پوشیدہ رکھی گئی ہے۔“ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۶۰ بیان القرآن)

قرآن مجید میں ہے:

وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهُىٰ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا

تَدْعُوْنَ ۝ (سورة حم السجدة: ۳۱)

”اور تمہارے لئے جنت میں ہر وہ چیز ہے جس کی تم

خواہش کرو اور جس کی تم طلب کرو۔“

جنت میں انسان کی ہر خواہش پوری ہوگی لیکن ناپاک اور ناجائز

خواہش وہاں اس کے دل میں نہیں پیدا ہوں گی۔

خوش نصیب لوگ جنت کے حقدار ہوں گے غور کیجئے سبحان اللہ! اللہ

تعالیٰ کا ذکر کرنے والا صرف جنت کا حقدار ہی نہیں بلکہ مسکراتے ہوئے جنت

میں داخل ہوگا۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا

جن لوگوں کی زبانیں ہمیشہ ذکر الہی سے تر رہتی ہیں وہ مسکراتے ہوئے جنت میں

داخل ہوں گے۔ (رواہ ابن ابی شیبہ، المنہاج السوی ص ۴۴۱)

ذاکر کے ساتھ رب ہے:

افسر اور حاکم، وزیر، کے ساتھ تعلق ہو تو بڑھ چڑھ کے اظہار کرتا ہے میرا فلاں کے ساتھ تعلق ہے وہ میرے ساتھ ہے اس لئے مجھے کوئی فکر نہیں ہے اور اگر کسی خوش نصیب کو یہ مژدہ جانفزا مل جائے کہ تیرے ساتھ سب حاکموں کا حاکم اللہ رب العالمین ہے۔ تو اسے دنیا و آخرت کا کوئی غم نہیں رہ سکتا ہے اس کے بخت کی پرواز کس قدر اونچی ہے جسے خدا کہہ دے میں اس بندے کے ساتھ ہوں جو میرا ذکر کرتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رحمت عالم، قاسم جنت و کوثر صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ اللہ رب العالمین فرماتا ہے میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور اس کے لب میرے ذکر کیلئے حرکت کرتے ہیں۔ (رواہ البخاری وابن ماجہ)

ذکر کی حد ہے دیوانگی:

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس قدر مہربان ہے اس کی چاہت ہی یہ ہے کہ میرے بندے میرے ذکر میں اس قدر گم ہو جائیں کہ ذکر کرتے کرتے میرے قرب کے حقدار بن جائیں۔

اسی لئے ہمارے آقا و مولا تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ کا ذکر اتنی کثرت سے کرو کہ لوگ تمہیں دیوانہ کہیں۔ (رواہ احمد)

ذاکر آغوش رحمت میں:

یہ کائنات ساری اللہ تبارک و تعالیٰ کی رحمت سے منور ہے اور حضور پر

نور رحمۃ اللعالمین سرکارِ مصلیٰ علیہ السلام کی نگاہِ رحمت سے اپنی پر خطا زندگی گزارنے کے باوجود عذابِ الہی سے محفوظ ہیں۔

آپ جانتے ہوں گے کہ پچھلی امتوں میں اگر ایک کبیرہ گناہ کا ارتکاب ہوتا تو اللہ تعالیٰ عذاب بھیج کر اس امت کو صفحہ ہستی سے نیست و نابود فرما دیتا۔ حضرت لوط علیہ السلام کی امت کی تباہ کاریوں سمیت اب ہمارے درمیان کئی ایک ایسی خرابیاں کبیرہ گناہ داخل ہو چکے ہیں کہ اللہ کریم معاف فرمائے۔

امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر کرم کی انتہا دیکھئے پہلی امت کا کوئی فرد جھوٹ بولتا تھا اس کے منہ کی بدبو سے اس کا جھوٹ ظاہر ہو جاتا تھا، رات کی تاریکی میں گناہ کرنے والے کو صبح ہوتے اس کے دروازے پر اس کا گناہ لکھ دیا جاتا اور عذاب اسی دنیا میں دے دیا جاتا۔

مختصر یہ کہ نبی محترم شافعِ روزِ جزا قاسمِ جنت و کوثرِ مصلیٰ علیہ السلام کی رحمت کا صدقہ اللہ کریم کی ہم پر رحمت ہی رحمت ہے اور اس کے غضب پر اس کی رحمت نے ہمیں ڈھانپ رکھا ہے۔ اور ہر خطا پر عطا حاصل کئے جا رہے ہیں۔ اللہ کریم ہمیں گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے ذکر کی نعمت سے سرفراز فرمائے۔ آمین

دوستو! مسلمان بھائیو! ذا کر کو بھی اللہ پاک اپنی رحمت خاص سے نوازتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ دونوں نے گواہی دی کہ حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بھی لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے بیٹھتے ہیں فرشتے انہیں ڈھانپ لیتے ہیں اور رحمتِ الہی انہیں اپنی آغوش میں لے لیتی ہے اور ان پر سکینہ نازل ہوتا ہے اللہ پاک ان کا ذکر اپنی بارگاہ کے

حاضرین میں کرتا ہے۔ (رواہ مسلم و ترمذی)

روشن گھر:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آسمان والے ذکر کرنے والوں کے گھروں کو ایسے روشن دیکھتے ہیں جیسے زمین والے آسمان پر ستاروں کو روشن دیکھتے ہیں۔ (رواہ ابن ابی شیبہ)

بغیر ذکر کے ساعتِ زندگی:

زندگی کی ساعتیں جتنی بھی ہوں، کسی کو بھی آنے والی ساعت کا اعتبار نہیں کہ کوئی ایسی ساعت ہو جس میں زندگی سے ناطہ ٹوٹ جائے بندہ مومن اسی لئے ہر ساعت لمحہ کی قدر کرتا ہے اور ہر زندگی کی ساعت ذکر میں گزارنے کی سعی جمیل کرتا ہے۔

ذکر کی بدولت اللہ کریم جب کرم فرمائے گا اور اپنے بندوں کو جنت کی خوشخبری عطا فرمائے گا تو جنت کی نعمت حاصل کرنے کے بعد بھی جنتیوں کو زندگی میں جو ساعت بغیر ذکر کے گزری ہوگی اس پر افسوس ہوگا کہ کاش زندگی میں کوئی ساعت بھی ذکر کے بغیر نہ گزرتی۔

حضور نبی مکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مقدس ہے کہ جنت میں جانے کے بعد اہل جنت کو دنیا میں کسی چیز کا افسوس نہ ہوگا سوائے اس ساعت کے جو اس نے دنیا میں اللہ تبارک و تعالیٰ کے ذکر کے بغیر گزاری ہوگی۔

(رواہ طبرانی و بیہقی)

یا اللہ کریم ہمیں زندگی کی ہر ساعت کی قدر کرتے ہوئے اپنے ذکر کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین

باغاتِ جنت

لفظ باغ انسان کیلئے وجہ سکون و راحت ہے۔ ایک بیمار اگر باغ میں داخل ہو تو خود کو بہتر اور پرسکون محسوس کرتا ہے۔ جسمانی صحت کو بحال رکھنے کیلئے طبیب صبح کی سیر پر زور اسی لئے دیتے ہیں کہ باغ میں آب و ہوا اور آکسیجن کچھ جدا انداز میں کثیر ملتی ہے جس سے انسانی صحت بہترین رہتی ہے۔

اسی طرح روحانی سکون و راحت اور روح کی ترقی کیلئے روحانی صحت کو برقرار رکھنے کیلئے کائنات کے طبیب اعظم محسنِ انسانیت حضور نبی رحمت ﷺ نے اپنی امت پر انعام و اکرام کی مسلسل بارش نازل فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

”جب تم جنت کے باغات میں سے گزرو تو (ان میں

سے) خوب کھایا کرو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول

اللہ ﷺ جنت کے باغات کون سے ہیں؟ آپ ﷺ نے

فرمایا ذکر الہی کے حلقہ جات۔“ (رواہ الترمذی و احمد و البیہقی)

اس حدیث پاک سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حلقہ ذکر جہاں ہوتا ہے وہ جگہ جنت کے باغ کا درجہ رکھتی ہے اس دنیائے فانی میں اگر کوئی جنت کے باغ کی سیر کرنا چاہے تو وہ کسی ایسے ولی اللہ کا در اور گھر تلاش کرے جہاں پروانے دیوانے جمع ہو کر حلقہ ذکر قائم کرتے ہیں اور ذکر کی اس لذت کو حاصل کرتے ہیں جو کسی اور چیز میں اللہ پاک نے رکھی ہی نہیں ہے۔

خانقاہی نظام جہاں اللہ ہو کی ضربیں لگانے والے ہر لمحہ ذکر الہی کی کیفیت سے آشنا لوگ مجلس ذکر سجاتے ہیں اور آنے والے کو اسی جام ذکر کو پینے کی دعوت عام ملتی ہے ہم لوگ ان باغاتِ جنت سے اپنا ناطہ مضبوط نہ

رکھتے ہوئے دیگر اختلافات اور خرافات میں کھو کر حقیقی نفع سے محروم ہوتے نظر آ رہے ہیں۔

ایک حدیث پاک ملاحظہ کیجئے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی مکرم شفیع معظم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں عرض کیا۔

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!

مجالس ذکر کی غنیمت (یعنی نفع) کیا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! مجالس ذکر کی غنیمت جنت ہے جنت ہے۔

(رواہ احمد والطرہانی)

اللہ رب العالمین ہمیں ہر طرح کی بُری مجلس سے بچ کر اللہ والوں کی

صحبت اور مجلس ذکر میں بیٹھنے کی سعادت نصیب کرے۔ آمین

مجالس ذکر میں فرشتوں کی آمد

اللہ تبارک و تعالیٰ کے بندے جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کیلئے مجتمع

ہوتے ہیں تو اس مجلس ذکر میں جہاں انوار و تجلیات کی بارش ہوتی ہے اور بندہ

خالی جھولی رحمتوں سے مالا مال کرتا ہے وہاں مجلس ذکر میں فرشتوں کی کثیر تعداد

بھی شرکت کرتی ہے۔ اندازہ کریں اس مجلس پاک کا جس میں خدا کی نوری مخلوق

بھی شامل ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جن کی باقاعدہ ذمہ داری یہی ہے کہ وہ

صرف مجالس ذکر کی تلاش میں رہتے ہیں اور مجالس ذکر میں شامل ہو جاتے ہیں

پس جب وہ کسی مجلس ذکر کے پاس سے گزرتے ہیں تو اس مجلس میں اتنی کثرت سے شرکت کرتے ہیں کہ تہہ در تہہ عرش تک پہنچ جاتے ہیں۔ (رواہ مسلم و احمد)

قیامت کے دن پر نور چہرے والے

قیامت کا دن حساب کا دن ہے میزان قائم ہوگا، اعمال تولے جائیں گے، ایام زندگی کی ایک ایک ساعت کا حساب ہوگا، جلالِ خداوندی عروج پر ہوگا۔ نفسا نفسی کی کیفیت ہوگی، دوست دشمن ہوں گے، اپنے پرائے ہوں گے۔ دوستو مسلمان بھائیو! ہم اپنے اندر جھانکیں تو ہم اس قابل نہیں کہ بارگاہ رب العالمین میں پیش ہو سکیں۔ ہمارے شب و روز ہمارے اعمال، ہمارے خیالات، ہماری زندگی کا کوئی بھی تو عمل ایسا نہیں جو مالک کی شان کے مطابق ہو۔ ذرا سوچئے کہ کس منہ سے حشر کے میدان میں حاضر ہوں گے اور اگر سوچ لیا ہے تو آج ہی پچھلے گناہوں سے توبہ کر کے اپنے رب سے ذکر و درود شریف کی توفیق طلب کر لیجئے۔ رب کریم تو ذا کر کو اس جہاں میں بھی اور اس جہاں میں عزت اور سرخروئی عطا فرمائے گا اور ذا کر قیامت کے دن بھی قابل رشک ہوں گے۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کچھ ایسے لوگوں کو اٹھائے گا جن کے چہرے پر نور ہوں گے۔ وہ موتیوں کے منبروں پر (بیٹھے) ہوں گے۔ لوگ انہیں دیکھ کر رشک کریں گے نہ تو وہ انبیاء ہوں گے اور نہ ہی شہداء۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ہمارے سامنے ان کا حلیہ بیان فرمائیں تاکہ

ہم انہیں جان لیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو مختلف قبیلوں اور مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے کے باوجود اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اکٹھے ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔ (رواہ طبرانی)

اہل ذکر کی صحبت بخشش کا ذریعہ

اس جہان کے اندر ہر طرح کے لوگ موجود ہیں۔ کچھ ایسے ہیں جو صرف مال و زر کی حرص میں مبتلا ہیں جنہیں فکر آخرت نصیب نہیں اور کچھ ایسے بھی ہیں جن کی ساری زندگی دن رات چلنا پھرنا کھانا پینا بولنا سونا جاگنا سب اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ہے۔

جن کے کردار میں گفتار میں، رفتار میں ہر ہر ادا میں ادائے مصطفیٰ ﷺ کی جھلکیاں نظر آتی ہیں۔ وہ اطاعت الہی اور اطاعت مصطفیٰ ﷺ میں ساری زندگی بسر کرتے ہیں۔ ان عظیم لوگوں کو عرف عام میں اولیاء اللہ کہا جاتا ہے۔ یہ خدا کے دوست ذکر کرتے کرتے قرب الہی کی منزل پر فائز ہو جاتے ہیں۔

جو لوگ ان اللہ کے ولیوں سے محبت کرتے ہیں اللہ کریم ان لوگوں سے محبت کرتا ہے اور جو لوگ ان اہل ذکر لوگوں کی صحبت میں بیٹھتے ہیں ان کی مجلس اختیار کرتے ہیں اللہ پاک اپنے فضل سے ان سب لوگوں کی بخشش فرمادیتے ہیں۔

بخاری شریف کی حدیث پاک ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رحمت کونین ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے فرشتے ہیں جو راستوں میں پھرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں جب وہ ایسے لوگوں کو پاتے ہیں تو نداء دیتے ہیں کہ ادھر اپنی حاجت کی

طرف دوڑ آؤ۔

ارشاد فرمایا! کہ پھر وہ آسمان دنیا تک اس پر اپنے پروں سے سایہ فگن ہو جاتے ہیں۔

پھر (جب وہ بارگاہ الہی میں واپس لوٹتے ہیں تو) ان سے ان کا رب پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان سے بہتر جانتا ہے کہ میرے بندے کیا کہتے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ وہ تیری پاکیزگی، بڑائی، تعریف اور بزرگی بیان کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں، خدا کی قسم! تجھے تو انہوں نے نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو ان کی کیا حالت ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو تیری بہت زیادہ عبادت کریں، تیری بہت زیادہ بزرگی بیان کریں اور تیری بہت زیادہ تسبیح کریں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ وہ عرض کرتے ہیں وہ تجھ سے جنت مانگتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں اے رب اللہ کی قسم! انہوں نے اسے دیکھا تو نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اگر اسے دیکھ لیں تو کیا حال ہوگا۔

وہ عرض کرتے ہیں اگر وہ اسے دیکھ لیں تو اس کی بہت زیادہ حرص بہت زیادہ طلب اور بہت زیادہ رغبت رکھنے والے ہو جائیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ وہ عرض کرتے ہیں دوزخ سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے دوزخ کو دیکھا ہے؟ وہ یعنی فرشتے عرض کرتے ہیں اللہ کی قسم اسے دیکھا تو نہیں ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے اگر اسے دیکھ لیں تو کیا حال ہوا؟ فرشتے

عرض کرتے ہیں اگر اسے دیکھ لیں تو ان کا اس سے بھاگنا اور ڈرنا بہت زیادہ بڑھ جائے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے!

فرشتو! گواہ رہنا میں نے انہیں بخش دیا۔

ایک فرشتہ عرض کرتا ہے ان میں فلاں ایسا بھی تھا جو (ذکر کیلئے نہیں بلکہ) اپنی حاجت کیلئے آیا تھا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وہ (یعنی میرے اولیاء اللہ) ایسے ہم نشین ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا کبھی بد بخت اور محروم نہیں ہوتا۔

برادران اسلام! غور کیجئے اللہ پاک کی رحمت خاصہ ان لوگوں پر جن کو اولیاء کہا جاتا ہے کس قدر برستی ہے کہ جو ان کی مجلس ذکر میں ان کی صحبت میں بیٹھ جائے۔ اسے بھی بخشش کا پروانہ نصیب ہو جاتا ہے۔ اللہ کریم سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہمیں اپنے مقبول بندوں کی محبت، عقیدت، نقش قدم اور ہر دم ذکر اور لذت ذکر سے آشنائی عطا فرما کے اپنے فضل و کرم سے بخش دے۔ آمین۔

بجاء النبی الکریم ﷺ

مصنف کی دیگر تصانیف

حب
رحمۃ العالمین

محبت رسول ﷺ کی شمع فروزاں کرنیوالی تحریر

جامِ رحمت

فضائل درود شریف پر مشتمل محبت بھری تحریر

غیبت

سے بچے

گناہ عظیم سے بچنے کیلئے اصلاح بھری تحریر

فضائل اعتکاف اور لیلۃ القدر پر مختصر مگر جامع تحریر

اعتکاف لیلۃ القدر اور رحمت خداوندی

برائے ایصالِ ثواب

پیارے والد گرامی حضرت قبلہ شیخ حاجی محمد یوسف صاحب رحمۃ اللہ علیہ
مشفقہ مہربان پیاری والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا

اہل محبت اور تشنگان علم کیلئے خوشخبری

صدیقہ فری لائبریری اینڈ کیسٹ سنٹر

میلاد درود گلشن کالونی فیصل آباد